اسلام میں فوجوں کو اخلاقی ہدایات

انسانی تاریخ میں فوجوں اور لشکروں کو اخلاقی ہدایات دینے کا دستور آپ نے قائم فرمایا۔ جب آپ کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو لشکر کو تقویٰ اور خدا کا خوف اختیار کرنے کی نصیحت کے بعد فرماتے :

اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا۔ "جاؤ اللہ کا نام لے کر، اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو خدا سے کفر کرتے ہیں۔ جنگ میں کسی سے بدعہدی نہ کرنا، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا، مثلہ (اعضا کاٹنا) نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔"

اسی طرح خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب شام کی طرف فوجیں روانہ کیں تو ان کو دس ہدایات دیں جن کو تمام مورخین و محدثین نے نقل کیا ہے۔ وہ ہدایات یہ ہیں:

۱۔ عورتیں، بچے اور بوڑھے قتل نہ کیے جائیں۔
۲۔ مثلہ نہ کیا جائے (یعنی جسم کے اعضا نہ کاٹے جائیں)
۳۔ راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے اور نہ ان کے معابد مسمار کیے جائیں۔
۴۔ کوئی پھل دار درخت نہ کاٹا جائے، نہ کھیتیاں جلائی جائیں۔
۵۔ آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔
۶۔ جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔
۷۔ بدعہدی سے ہر حال میں احتراز کیا جائے۔
۸۔ جو لوگ اطاعت کریں ان کی جان و مال کا وہی احترام کیا جائے جو مسلمانوں کی جان و مال کا ہے۔
۹۔ اموالِ غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔
۱۰۔ جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

ان احکام کے ذریعے سے اسلام نے جنگ کو تمام وحشیانہ اور ظالمانہ افعال سے پاک کر کے ایک ایسی مقدس جدوجہد میں بدل دیا جس کے ذریعے کم از کم ممکن نقصان پہنچا کر دشمن کے شر و فساد کو دفع کر کے امن و امان کو قائم کیا جا سکے۔